

(1)

## Analysis on Domestic Violence( Prevention and protection) Proposed in KPK ASSEMBLY

آئین میں اٹھارویں ترمیم کے بعد زیادہ تر قوانین بنانے کا اختیار صوبوں کو منتقل ہو چکا ہے۔ گھریلو تشدد سے متعلق یہ بل سندھ اور KPK کی اسمبلی میں PCSW کی جانب سے نظر ثانی کے بعد پیش کیا جا رہا ہے۔۔۔ سندھ میں یہ بل پاس ہو چکا ہے۔ جس کا مقصد خصوصی طور پر جیسا کہ دفعہ 2 کی زیر دفعہ (f) میں مذکور ہے کہ اس کے ذریعے سے متاثرہ شخص کو اسکے گھر میں یا ایسے گھر میں جہاں وہ رہ چکا ہو کسی نسبی، عقدی اور لے پاکی کی طرف سے تشدد سے تحفظ دلانا ہے۔ اس تشدد کو مزید ذیلی دفعہ (g) میں واضح کیا گیا ہے جس سے مراد ان رشتوں کی جانب سے جذباتی، نفسیاتی، زبانی بدکلامی معاشی استحصال، پیچھا کرنا، یا سائبہر کرائم جیسے افعال یا ان میں اعانت کرنا جرم قرار دے دیا گیا ہے۔

اس بل کی دفعہ 2 کی زیر دفعہ (f) میں گھریلو تعلق کو واضح کیا گیا ہے جہاں ایک گھر میں رہنے والے تمام افراد جن میں ماں باپ، بہن بھائی، میاں بیوی، دادا دادی، چچا تایا وغیرہ جو کہ ایک مشترکہ خاندان کی صورت میں رہتے ہوں اور گھریلو ملازمین کو ایک ہی قانون کے ذریعے دادرسی دینے کی کوشش کی گئی ہے اور اس بل کے تحت آنے والے جرائم کی تعریف میں بھی ان تمام رشتوں اور انکی الگ الگ نوعیت کو یکسر نظر انداز کیا گیا ہے۔ گھر میں مشترکہ طور پر رہنے والے تمام افراد کی حقوق و فرائض کی حدود مختلف ہوتی

(۲)

ہیں اس بل میں اسے بھی زیر غور نہیں لایا گیا مزید یہ کہ خونی رشتے علیحدہ گھروں میں رہنے کے باوجود بھی اپنے حقوق و فرائض سے صرف نظر نہیں کر سکتے اور لازماً ایک دوسرے کی بھلائی کے لیے روک ٹوک اور تنبیہ کا حق رکھتے ہیں۔ اس بل میں انسانی رشتوں کہ ایک ہی سانچے سے جانچنے کی کوشش کی گئی ہے جو کہ ہمارے اسلامی معاشرے میں کسی طرح بھی فائدہ مند نہ ہوگی۔

زبانی بدکلامی سے مراد کیا ہے؟ کیا باپ اور شوہر کی طرف سے سرزنش بھی اس میں شامل ہوگی؟ معاشی استحصال سے کیا مراد ہے؟ اگر خاتون کے اہل خانہ اُس کی جاب کو پسند نہیں کرتے یا اُس کی کفالت کا بندو بست بھی کر سکتے ہیں تو کیا پھر بھی یہ معاشی استحصال ہوگا؟

اس بل کے ذریعے سے معاشرے کو مغربی رنگ میں رنگ کر قانونی تحفظ دینے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اسلام میں مرد کو راعی کی حیثیت سے اپنے کنبے پر اختیارات دیئے گئے ہیں اس میں کٹوتی اور لگام دینے کی کوشش کی جا رہی ہے تاکہ خاتون نہ صرف ہر طرح کی پابندیوں سے آزاد ہو کر اپنے راستے میں آنے والے ہر تعلق کے خلاف عدالت میں شکایت جمع کروا سکے بلکہ پروٹیکشن کمیٹی کے تحت چلنے والے اداروں میں اسے شلٹر ہوم بھی مل جائے اور اسکی کفالت بھی ہوتی رہے اور وہ من مانی بھی کرتی رہے۔

اس بل میں بچوں سے متعلق دفعہ (xvi) (g) 2 شامل کی گئی ہے جس کے مطابق

والدین کے علاوہ، کسی ایسے شخص کی جانب سے جس کی تحویل میں بچہ ہو، اراداً، بچہ پر حملہ کرنا، بر اسلوک کرنا، جسمانی، جنسی طور پر حملہ کرنا یا بچہ کو کھانا، کپڑا یا دیگر بنیادی ضروریات نہ دینا یا ایسا رویہ رکھنا جو کہ جس سے بچہ کو کسی بھی طرح کی ذہنی یا جسمانی تکلیف پہنچے، کو جرم کہا گیا ہے اس میں ایسی سرزنش شامل نہ ہوگی جو کہ والدین بچہ کی بہتری کے لیے کریں، ایک اچھا قدم ہے۔

(۳)

دفعہ 6 تا دفعہ 14 میں عدالت میں پیشکش فائل کرنے کے طریقے سے لیکر عبوری آرڈر، فائل آرڈر اور انکی نوعیت وغیرہ کو ڈسکس کیا گیا ہے۔ یہ پیشکش جو کہ متاثرہ فرد کی جانب سے ہوگی، ضابطہ فوجداری کے تحت چلائی جائے گی۔ عقدی، نسبی اور خاندانی جھگڑے ضابطہ فوجداری کے تحت نمٹائے جائیں گے تو ان کا انجام کیا ہوگا یہ بھی ہم تصور کر سکتے ہیں۔ دورانِ کیس عبوری آرڈر پاس کیا جاسکتا ہے جو کہ کسی بھی نوعیت کا ہو سکتا ہے جبکہ مالی سہولت اور تحویلی آرڈر کیس کے کسی بھی مرحلے پر دیئے جاسکتے ہیں۔ گھریلو تشدد کے ثابت ہونے پر تحفظ کے آرڈر اور رہائشی آرڈر بھی پاس کیئے جاسکتے ہیں، جب تک متاثرہ فرد درخواست نہ دے یا عدالت خود محسوس نہ کرے کہ اب اس آرڈر کی ضرورت ختم ہو چکی ہے، کوئی بھی آرڈر ختم نہیں ہو سکتا۔ جبکہ پہلے آرڈر کے ختم ہو جانے کے بعد دوبارہ بھی درخواست دی جاسکتی ہے۔

حفاظتی آرڈر کی خلاف ورزی کرنے والے پر تو بین عدالت عائد ہو سکتی ہے اور مالی آرڈر کو پورا نہ کرنے پر جیل ہو سکتی ہے۔ اس طرح متاثرہ فرد اپنے راستے میں آنے والے ہر فرد پر گھریلو تشدد کا الزام لگا کر، جس کی تعریف بہت زیادہ وسیع ہے اور کچھ بھی اس میں شامل کیا جاسکتا ہے، اس کو عدالت میں گھسیٹ سکتا ہے اور سزا دلوا سکتا ہے۔

دفعہ 10 میں جس طرح کے پروٹیکشن آرڈرز عدالت جاری کر سکے گی وہ مالی یا جانی نقصان کے اندیشے کے لحاظ سے انتہائی درست ہیں لیکن نسبی اور عقدی رشتوں میں اس طرح کے آرڈر کسی طرح مناسب نہیں شوہر بھائی یا ماں کو گھر سے بے دخل یا فاصلے پر کرنا یا مداخلت نہ کرے، جیسے احکامات جاری کرنے کے بعد کیا یہ رشتے برقرار رہ سکیں گے نتیجتاً خاندان پر ضرب لگے گی اور خاندان برقرار نہ رہ سکے گا۔

دفعہ 11 میں ملزم کو عدالت یہ آرڈر کر سکتی ہے کہ متاثرہ شخصیت کو ہونے والے نقصان اور دیگر مقدمے کے اخراجات کے علاوہ کمانے کی اجازت نہ ہونے یا روکنے کی صورت میں ہونیوالے نقصان

(۴)

کی ادائیگی کرے، اس آرڈر کے ضمن میں مختلف صورتحال پائی جاسکتی ہیں۔ مثلاً اگر متاثرہ فرد کسی جگہ جاب کے لیے اپلائی کرے اور اسے وہ جاب کسی خاص تنخواہ پر مل جائے مگر مدعا علیہ کے روکنے کی وجہ سے اس جگہ نہ جاسکے تو کمانے کا نقصان کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے مگر اگر صورتحال یہ ہو کہ متاثرہ فرد اس بات کی اہلیت رکھتا ہے کہ کہیں جاب حاصل کر لے لیکن نہ کہیں اپلائی کیا ہے نہ جاب فی الوقت ملی ہو تو اس صورت میں کمانے کے نقصان کا اندازہ کس طرح لگایا جائے گا۔ دوسری طرف بھائی یا باپ اس بات پر تیار ہیں کہ متاثرہ فرد کی کفالت کریں گے تو کمانے کا نقصان کس طرح ہوگا؟ اس آرڈر میں استثنائی صورت یہ ہو سکتی ہے کہ اگر کوئی متاثرہ فرد مثلاً بیوہ بہو جس کا کوئی کفالت کرنے والا نہ ہو یا ایسی عورت جس کا شوہر کفالت پر آمادہ نہ ہو تو اس صورت میں یہ آرڈر جاری کیا جاسکتا ہے بصورت دیگر یہ آرڈر کسی طرح سے مناسب نہیں ہے

دفعہ 24 اور 23 کے تحت N.G.Os کو پروٹیکشن آفیسر جیسے اختیارات اور پروٹیکشن کمیٹی جیسی immunities دینا انتہائی غلط قدم ہے غیر ملکی N.G.Os اپنے خاص مقاصد کے حصول کے لیے فنڈز لیتی ہیں لہذا خاندان کے ادارے کو ان N.G.Os کے رحم و کرم پر چھوڑ دینا کسی بھی طرح درست نہ ہوگا۔

اس بل کے مخاطب خوبی رشتے اور ان کے آپسی جھگڑے اگر عدالت اور N.G.Os کے پلیٹ فارم تک پہنچ جائیں گے تو ان کے حل ہو کر نارمل ہونے کی اُمید انتہائی کم رہ جائے گی اور نتیجتاً یہ ٹوٹ جائیں گے اور معاشرہ ذہنی طور پر بیمار افراد سے بھر جائے گا۔ ہماری تجویز ہے کہ بلدیاتی سطح پر مصالحتی کمیٹیاں تشکیل دی جائیں جس میں منتخب نمائندے اور نفسیاتی ڈاکٹرز بھی شامل ہوں جو ان مسائل کو معاملہ فہمی اور حقوق و فرائض کے تعین کے ساتھ عدالت جانے سے قبل مکمل پرائیوسی کے ساتھ حل کر سکیں۔

(۵)

پروٹیکشن افسران اور پروٹیکشن کمیٹی کے ذریعے اگر ان عقدی اور نسبی رشتوں کے معاملات کو حل کرنے کی کوشش کی جائیگی تو رشتوں کا تقدس پامال ہوگا اور نجی معاملات کمیٹی کے سامنے پیش کرنے سے رشتوں میں تصادم اور اختلافات کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہے جس سے خاندانی نظام کے انہدام کا خدشہ اور خاندان کے ادارے کو زبردست ٹھیس لگے گی۔ اگر اس قانون کو پیش کرنے کے بجائے ملک کے معاشی حالات بہتر بنائے جائیں اور مردوں کے لیے ذریعہ معاش کے زیادہ مواقع پیدا کیے جائیں تو معاشی استحصال بالکل ختم ہو جائے گا۔

مزید یہ کہ اس بل کے مقاصد میں صرف خواتین سے متعلق تشدد کو ناقابل برداشت بنانے کی بات کی گئی ہے حالانکہ بل کے مطابق کوئی بھی شخص "متاثرہ شخص" کی تعریف میں لایا گیا ہے اس سے بل کے مقاصد اور مندرجات میں واضح تفریق نظر آتی ہے۔